بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

مدیر معاون

نذیر احمد املوی رحمانی

جلد ۱۳ | بابتہ ماہ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۷

مسئلہ علم غیب پر تحقیقی نظر

(گذشتہ سے پیوستہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "غیب دانی" کے متعلق ہمارے مخالف فریق کا کیا دعویٰ اور عقیدہ ہے اور ہم کو کس چیز سے انکار ہے۔ اس کو ہم محدّث کے چوتھے نمبر میں پوری وضاحت کے ساتھ سمجھا چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے متعلّق اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے کتاب و سنّت کی روشنی میں اس دعویٰ کی پوری تنقید کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں کہ جس طرح اشیاء کا حقیقی اور ذاتی علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اسی طرح ان کا کلی اور محیط علم بھی اس کا مخصوص وصف ہے۔ ہاں وہ اپنے علم کے بحر بیکراں میں سے جتنا مناسب سمجھتا ہے کسی پیغمبر پر وحی والہام کے ذریعہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ لیکن ہر ہر چیز خواہ وہ موجود ہو یا معدوم، ممکن ہو یا محال انسان ہو یا حیوان جاندار ہو یا بے جان۔ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ ہوا میں ہو یا پانی میں، پہاڑ میں ہو یا دریا میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سب کا پورا پورا علم بجز خالق کائنات کے اور کسی کو بھی حاصل نہیں۔ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو بھی ان سب چیزوں پر حاوی مانتے ہیں ان کے پاس اس مدعا پر کوئی معقول دلیل نہیں۔ صرف چند حدیثیں ہیں

جنھیں وہ اپنے خیال میں اپنے مطلب کے موافق سمجھ کر پیش کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ان حدیثوں سے کبھی ان کا ہرگز دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔

آج ہم انہی حدیثوں کو نقل کرکے پھر ان کا جواب آپ کو سنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری تائید فرمائے اور ہمیں احقاق حق ابطال باطل کی توفیق بخشے۔ آمین

مخالفین کی دلیلیں

فریق مخالف اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ تین حدیثیں بھی پیش کرتا ہے جو مسلم شریف وغیرہ کتب احادیث میں مروی ہیں۔

(۱) عن ابی زید قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا۔ (ص ۳۹۰ ج ۲)

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد منبر پر چڑھ گئے اور ظہر کی نماز کے وقت تک برابر خطبہ دیتے رہے۔ جب ظہر کا وقت ہو گیا تو خطبہ بند کرکے منبر سے اُترے اور نماز ادا کی، نماز کے بعد آپ پھر منبر پر تشریف لائے اور عصر کے وقت تک برابر خطبہ دیتے رہے۔ جب عصر کا وقت آیا تو خطبہ بند کرکے نماز کیلئے اترے اور نماز سے فارغ ہوکر پھر منبر پر چڑھکر آپنے خطبہ شروع کر دیا اور برابر خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ اس خطبہ میں آپنے ہم کو اُن واقعات کی خبر دی جو گزشتہ زمانوں میں ہوچکے ہیں اور جو ہونے والے تھے۔ اس خطبہ میں جو لوگ شریک تھے ان میں سے جن لوگوں نے آپ کی یہ باتیں یاد رکھیں وہ آج ہم میں سب بڑے عالم ہیں۔

(۲) عن حذیفۃ انہ قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ (حوالہ مذکور)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی (افتی)

(۳) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا۔ (حوالہ مذکور)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس زمین کے اطراف کو میرے لئے سمیٹ دیا تو میں نے اسکے مغربی اور مشرقی حصوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

تقریر استدلال

ان حدیثوں سے مخالفین اپنا استدلال یوں بیان کرتے ہیں کہ پہلی حدیث میں راوی کا بیان ہے فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس خطبہ میں جو صبح سے شام تک برابر جاری رہا ان باتوں کی خبر دی جو گزشتہ اور آیندہ زمانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ پس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ہر چیز کا پورا پورا علم نہ ہوتا تو پھر آپ کیسے لوگوں کے سامنے یہ واقعات بیان فرماتے۔

دوسری حدیث میں بھی صحابی (حضرت حذیفہؓ) کہتے ہیں کہ آنحضورؐ نے مجھے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔ معلوم ہوا کہ آپ کو "سب کچھ" معلوم تھا۔

تیسری حدیث میں بھی مذکور ہے کہ آپ کے لئے زمین کے کنارے سمیٹ دیئے گئے۔ آپ نے اس کے مغربی و مشرقی حصوں کو دیکھا معلوم ہوا کہ "سارا عالم" آپ کے سامنے منکشف تھا۔ لہذا ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کائنات کے ہر ذرّے کا علم تھا۔ اور ماضی و مستقبل، حاضر و غائب، موجود و معدوم کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ سے پوشیدہ اور مخفی ہو۔

جوابات

قبل اس کے کہ میں ان دلیلوں کی حقیقت آپ کے سامنے واضح کروں میری درخواست ہے کہ اگر آپ کے پاس "محدّث" کا نمبر موجود ہو تو ایک مرتبہ پھر اس مضمون کا وہ حصہ ملاحظہ فرمالیجئے جس میں ان حضرات کے دعوے کی تصویر پیش کی گئی ہے۔ تاکہ آپ کو خود ہی پتہ لگ جائے کہ "دعویٰ" اور "دلیل" میں کہاں تک مطابقت ہے۔

ذرا غور تو کیجئے کہ کہاں "ایجاب کلی" کی شکل میں یہ دعویٰ کہ اللہ تعالےٰ نے ازل سے لیکر ابد تک اپنی پوری غذائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر رکھدی ہے۔ اور کہاں یہ دلیل کہ چونکہ آنحضورؐ نے گزشتہ اور آئندہ "واقعات" کی خبر دی۔ یا زمین کے مغربی اور مشرقی حصوں کو دیکھ لیا۔ لہذا ثابت ہوا کہ آپ کو ایک ایک ذرّے اور ایک ایک تنکے کا علم تھا۔ جل جلالہٗ ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

دعویٰ اور دلیل میں مطابقت کی یہ دلچسپ کیفیت معلوم کر لینے کے بعد اب آئیے میں آپ کو مزید تفصیل کے ساتھ ان دلائل کی حقیقت بتاؤں۔

پہلے میں منطقی اصولوں کے مطابق نقض کے طور پر اس کا ایک اجمالی جواب دیتا ہوں اس کے بعد تفصیل کے ساتھ ہر دلیل سے الگ الگ بحث کروں گا۔ ان شاء اللہ

نقض اوّل۔ اگر یہ دلیلیں اس بات کی مثبت ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم "کلی" اور تمام اشیاء کو "محیط باحاطہ تامہ" تھا تو سوال یہ ہے کہ علم کلی اور انکشاف تامہ آپ کو کس وقت حاصل ہوا؟ انتقال سے پہلے یا عین انتقال کے وقت۔ یا انتقال کے بعد ان میں سے جو شق بھی اختیار کی جائے وہ باطل ہے۔ اس لئے کہ ان تینوں حالتوں میں بعض اشیاء کے متعلق آپ کا "عدم علم" قرآن وحدیث سے ثابت ہے جیسا کہ گذشتہ نمبر میں ہم اس کو بوضاحت بیان کر چکے ہیں اور جب "بعض اشیاء" یا اشیاء کے "بعض حالات" کا "عدم علم" ثابت ہوا تو کل اشیاء یا "کل" حالات کا "علم" مرتفع ہوگا۔ ورنہ اجتماع النقیض لازم آئیگا اور جب کل اشیاء یا کل حالات کا علم مرتفع ہوا تو "علم کلی" اور "انکشاف تام" کا دعویٰ باطل ہوا۔ وہو المراد۔

نقض ثانی یا یوں کہا جائے کہ منطقی طور پر اس دعوی کی دو تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ ایک "ایجاب کُلی" کے ساتھ اور دوسری "سلب کلی" کے ساتھ اور دونوں ہی کاذب ہیں، کیونکہ ہر دو کی نقیض صادق ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ "ہر چیز اور اس کی ہر کیفیت و تفصیل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے" (کل شیئی بجمیع حقائقہ وعوارضہ منکشف عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو یہ موجبہ کلیہ ہوگا اور اگر یہ کہا جائے کہ "کوئی چیز کسی اعتبار سے بھی آنحضور سے پوشیدہ نہیں" (لیس شیئی من الاشیاء مخفیا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ من الوجوہ) تو یہ سالبہ کلیہ ہوگا۔ لیکن یہاں نہ موجبہ کلیہ صادق ہے اور نہ سالبہ کلیہ۔ اس لئے کہ پچھلی قسط میں ہم نے بطور تمثیل کے دس چیزیں ایسی پیش کی ہیں جن کا علم آنحضرت کو یقیناً حاصل نہ تھا۔ لہذا کم از کم ان دس چیزوں کی بناء پر تو یہ کہنا صحیح ہوگا کہ "بعض چیزیں آپ کو معلوم نہیں" (لیس کل شیئی منکشفا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یا "بعض چیزیں آپ سے پوشیدہ ہیں" (بعض الاشیاء تخفی علی النبی علیہ السلام) پہلا سالبہ جزئیہ ہے جو موجبہ کلیہ کی نقیض ہے۔ اور دوسرا موجبہ جزئیہ ہے جو سالبہ کلیہ کی نقیض ہے اور جب مدعا بہر تعبیر کی نقیض صادق ہوئی تو مدعا کاذب ہوگا وہذا ہو المقصود۔